احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۷/۴۲	اتوار - ۱۳ ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ، ۱۱ - اخاء ۱۳۷۱ہش، ۱۱ - اکتوبر ۱۹۹۲ء	نمبر ۲۳۳

اللہ کو اپناؤ۔ جب وہ ہمارا ہو جائے گا تو سب ہمارا ہی ہے

"خدا کے فضل کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا اور یہ مَیں اپنے یقین اور تجربہ کی بناء پر کہتا ہوں کہ اللہ کو اپناؤ۔ جب وہ ہمارا ہو جائے گا تو سب ہمارا ہی ہے۔ اور وہ تقویٰ صرف تقویٰ سے اپنا بنتا ہے اس لئے اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تمہارا ہو جائے تو تم تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ ایسی دولت ہے۔ کہ اس سے بڑی بڑی مرادیں حاصل ہوتی ہیں۔۔۔ اللہ تعالیٰ متقی سے آپ محبت کرتا ہے۔۔۔ جو اللہ کا محبوب ہو جائے اسے کسی اور کی حاجت کیا!

(ارشاد از حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الاوّل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر خیانت پر سختی لازمی نہیں ورنہ کوئی شخص بھی بخشا نہ جائے

قضا کے فیصلوں کی خلاف ورزی، وقف کا عہد توڑنا، یا جماعتی اموال میں خیانت کی معافی کا کسی کو بھی اختیار نہیں

بیت الفضل لندن سے سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ کے براہ راست ٹیلی کاسٹ ہونے والے خطبہ کا خلاصہ

ربوہ: ۹۔ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہُ اللہ تعالےٰ بنصرہِ العزیز نے بیت الفضل لندن میں ۹۔ اکتوبر ۱۹۹۲ء کو خطبہ ارشاد کرتے ہوئے فرمایا گذشتہ خطبہ میں مَیں نے خیانت کرنے والوں کو معاف نہ کرنے کے بارے میں گفتگو کی تھی۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر شخص کی ہر خیانت ناقابلِ معافی ہے بلکہ بعض خیانت کرنے والوں کی خیانت کو اللہ نے خود معاف فرمایا ہے اور معاف کرنے کی ہدایت کی ہے۔

حضور ایّدہُ اللہ تعالےٰ نے فرمایا مَیں اس نکتے کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں بعض خیانتیں ایسی ہیں کہ میں ذاتی طور پر اس کا مجاز ہوں کہ دل کی نرمی سے فیصلے کروں۔ بعض صورتیں ایسی ہیں کہ میں مالک کے طور پر فیصلہ نہیں کر سکتا۔ بلکہ امین کے طور پر فیصلہ کرنے پر مجبور ہوں۔ مثلاً قضا کے فیصلے ہیں۔ ایک شخص یہ خیانت کرتا ہے کہ اس نیت کے ساتھ قضا کے پاس جاتا ہے کہ کوشش کر کے اپنے حق میں فیصلہ کروا لوں گا۔ اگر حق میں ہو گیا تو قبول کر لوں گا اور اگر حق میں نہ ہوا شور مچا دونگا کہ تقویٰ کے خلاف فیصلہ ہوا ہے۔ ایسی تمام صورتوں میں میں نظام جماعت کا امین ہوں مجھے بھی خدا کو جواب دینا ہے کہ میں قضا کے تمام فیصلوں پر یکساں طور پر عمل درآمد کرواؤں۔ جب تک ایک فیصلہ قائم ہے کسی فرد جماعت کا یہ حق نہیں ہے کہ اس سے روگردانی کرے۔ جماعت بہر حال اس کی تنفیذ کروائے گی ایسے مواقع پر میں معافی کا فیصلہ کر ہی نہیں سکتا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اسی طرح بعض لوگ وقف کے عہد میں خیانت کرتے ہیں اور اسے توڑتے ہیں۔ دنیا کو دین پر مقدم کرتے ہیں۔ ایسے واقفین دنیا کے بڑے بڑے ممالک میں صرف اپنے وقف کی وجہ سے پہنچتے ہیں وہاں جا کر اپنے عہد کو توڑتے ہیں اور دنیاوی فوائد حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں ایسی خیانت میں معافی کا حق حاصل نہیں سوائے اس کے کہ لمبے عرصے کے روحانی عذاب کے بعد میرے دل میں یا میرے بعد آئندہ آنے والے کے دل میں اس بارے میں فیصلہ تبدیل کرنے کا خیال آ جائے۔ تب بات دوسری ہے ورنہ یہ کہ دنیا بھی ملے اور دین بھی ہاتھ سے نہ جائے۔ یہ بات اس صورت میں ممکن نہیں رہتی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا پھر جماعتی اموال کو غصب کرنے والے ہیں۔ ہماری جماعت کے لوگ اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ کاٹ کر چندے دیتے ہیں۔ اور جن کو امین بنایا جاتا ہے وہ کبھی کبھار شاذ کے طور پر خیانت کے مرتکب ہو جاتے ہیں۔ ایسے موقعوں پر جماعتی نظام کی حفاظت ضروری ہے۔ اور معمولی جذباتی درخواستوں پر معافی نہیں دی جا سکتی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مذکورہ بالا مثالوں کے علاوہ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ ہر خیانت پر سختی لازمی نہیں ہے۔ بعض معمولی خیانتیں ہوتی ہیں۔ ذاتی خیانتیں یا چھوٹی چھوٹی قومی خیانتیں ہوتی ہیں ان کے بارے میں ہدایت ہے کہ حتی المقدور نرمی سے پیش آؤ۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ معمولی معمولی بدعہدیوں اور خیانتوں پر سختی سے پکڑ نہ کرو ان کے ساتھ عفو کا سلوک کرو۔ بعض لوگ ہوتے ہیں کہ معمولی خیانتیں کرنا انکی عادت بن جاتی ہے۔ چور کو چوری کی عادت ہی پڑ جاتی ہے۔ جھوٹے کو جھوٹ کی عادت پڑ جاتی ہے لیکن ان کی چھوٹی چھوٹی اور معمولی باتیں نظر انداز کی جا سکتی ہیں۔ جو لوگ روزمرّہ کی باتوں میں عادی مجرم بن چکے ہوتے ہیں ان کے ساتھ نرمی اور درگزر کا سلوک کرنا چاہیئے۔ یہ ایسی غلطیاں نہیں ہیں جو ایسی غلطیوں جیسی ہوں کہ جو دین کا امانتدار خیانت کرتا ہے یا جماعتی اموال کو غصب کرنے کا جرم کرتا ہے۔ یہ ایسی باتیں نہیں ہیں جہاں عفو کا موقع ہو وہاں عفو سے کام لینا چاہیئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

درخواست دعا

مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید تحریر فرماتے ہیں کہ مکرم محمد انور ہاشمی صاحب آف ملتان کی اہلیہ صاحبہ کی مختلف عوارض کے نتیجہ میں سات سال متواتر بستر پر لیٹے رہنے کی وجہ سے دونوں ٹانگیں ٹیڑھی ہو گئی تھیں ٹانگوں پر کھڑا ہونا اور چلنا پھرنا ناممکن تھا۔ آرتھوپیڈک سرجن کے علاج سے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دوسرے پلستر کے بعد ٹانگیں بالکل سیدھی ہو گئی ہیں۔ دوسرا پلستر ۱۵۔ اکتوبر کو اتارا جائیگا۔ اس کے بعد فزیو تھراپی کرائی جائے گی۔

احباب انکی کامل شفایابی کیلئے دعا کریں۔

○ مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب (وکیل التعلیم) کے برادر اصغر مکرم بشیر احمد صاحب قریشی لاہور میں دل کے عارضے سے بیمار ہیں۔ آجکل کمزوری بہت محسوس کر رہے ہیں احباب ان کے لئے دعا فرمائیں۔

نمایاں کامیابی

مکرم محمد معین الدین ابن چوہدری علیم الدین صاحب ایڈووکیٹ کوٹلی آزاد کشمیر نے امسال آزاد جموں و کشمیر بورڈ میرپور کے سالانہ انٹرمیڈیٹ امتحان کے کامرس گروپ میں سارے آزاد کشمیر میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس ہونہار طالب علم کو آئندہ بھی نمایاں کامیابیاں عطا کرے اور دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے۔

ہماری روزمرّہ زندگی میں کبھی نہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کبھی نظر خیانت کر جاتی ہے، کبھی بات چیت اور گفتگو میں خیانت کی کوتاہی سرزد ہو جاتی ہے۔ کبھی کسی ادا سے خیانت کا پہلو نکل آتا ہے۔ ان پر درگزر کی جاتی

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۱۔ اخاء ۱۳۷۱ہش ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۹۲ء

وقت کا تسلسل

اگرچہ ہم وقت کو اپنی سہولت کے لئے تین خانوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ ماضی۔ حال۔ مستقبل۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک ہی اکائی ہے۔ اور اس اکائی کا نام وقت ہے۔ یہ ایک تسلسل ہے اور خانوں میں بٹنے سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ یوں بھی دیکھا جائے تو جسے ہم ماضی کہتے ہیں یہی کبھی حال تھا بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ کبھی مستقبل تھا۔ پھر حال بنا اور اس کے بعد ماضی کے خانے میں چلا گیا۔ حال تو ویسے بھی غیر مستقل اور غیر مستحکم ہوتا ہے۔ بات کرتے کرتے حال ماضی بن جاتا ہے اور بات کرنے سے ایک لمحہ پیشتر مستقبل ہوتا ہے۔ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ جو ہو گیا سو ہو گیا۔ لیکن اس سے بات بنتی نہیں۔ کیونکہ جو ہو گیا اس کا تعلق اس سے بھی ہے جو اب ہو رہا ہے۔ وقت کے لئے تو نہ دن چڑھتا ہے نہ رات پڑتی ہے۔ یہ تو چلتا چلا جاتا ہے۔ دن اور رات تو ہمارے لئے ہیں بلکہ کہنا چاہیئے کہ ہماری سہولت کے لئے ہیں۔ ایک کام کا وقت ہے ایک آرام کا۔ لیکن بعض لوگوں کو آرام کے وقت بھی کام کرنا پڑتا ہے۔ اور بعض لوگ کام کے وقت بھی نیند کے ماتے ہوتے ہیں۔ بعض لوگوں کی آنکھیں جاگتے ہوئے بھی بند رہتی ہیں۔ اور بعض لوگ سوتے ہوئے بھی جاگتے ہی رہتے ہیں۔ یہ سب کچھ اس بات کی دلیل ہے کہ وقت کی تقسیم ہمارے لئے ہے۔ وقت کے لئے نہیں یہ تو ایک اکائی کی صورت میں چلتا رہتا ہے۔ آپ دن کو رات کہہ لیں تو وقت کو کیا فرق پڑتا ہے اور رات کو دن کہہ لیں تو کیا فرق پڑتا ہے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ وفاداری کا ایک یہ بھی پہلو ہے کہ آپ دن کو رات کہیں گے تو ہم بھی رات کہیں گے۔ اور آپ رات کو دن کہیں گے تو ہم بھی رات کو دن کہنے میں باک محسوس نہیں کریں گے۔

اس ساری بات کے پیچھے اصل نکتہ یہ ہے کہ ہمارے اعمال کا بھی ایک تسلسل ہے۔ جو کچھ ہم ماضی میں کر چکے ہیں۔ اس کا اثر ہمارے حال پر بھی ہے اور ہمارے مستقبل پر بھی۔ اور جو کچھ ہم اب کر رہے ہیں اس کا اثر بھی مستقبل پر پڑے گا۔ اسی بات کے پیش نظر ہمیں اپنے اعمال کو اس طرح دیکھنا چاہیئے کہ پتہ چلے نہ چلے ان کا اثر دُور رس ہوگا۔ نیک کام کا نیکیوں پر اور بُرے کام کا برائیوں پر۔ سوائے اس کے کہ ہم ارادۃً ماضی میں کسی غلط کئے گئے کام کو اپنے رویّہ سے آگے اثر پھیلانے سے روک دیں۔ اس کے لئے کوشش کی ضرورت ہے۔ اور اس کوشش کا ایک نام دعا ہے۔

مُنہ کے الفاظ تو نہیں کافی
دل سے اُٹھّے پکار بخشش کی
ہو ندامت کا اس قدر احساس
اشک بن جائیں تار بخشش کی

ابوالاقبال

جہاں دلوں میں کسک درد کی نہیں ہوتی
حصارِ مرگ ہے وہ، زندگی نہیں ہوتی

تمہاری یاد سے روشن ہے، تم سے کس نے کہا
کہ میرے گھر میں کبھی روشنی نہیں ہوتی

چراغ دل میں محبت کا یُوں جلایا ہے
کہ میری رات میں بھی تیرگی نہیں ہوتی

اگرچہ وہ سرِ محفل نظر مِلا نہ سکے
مجھے یقیں ہے کہ یہ بے رُخی نہیں ہوتی

یہ کیفیت بھی شبِ غم میں بارہا آئی
کہ چاند ہوتا ہے پر چاندنی نہیں ہوتی

یہ بات کوئی مِرے دوستوں کو سمجھائے
لگی ہو دل پہ تو پھر دل لگی نہیں ہوتی

یہ حالِ دل ہے گو اب تیری آرزو بھی اسے
کبھی تو ہوتی ہے لیکن کبھی نہیں ہوتی

سکُوتِ شب میں اسے آنسوؤں کا پانی دو
کہ یُوں تو شاخِ تمنّا ہری نہیں ہوتی

جو تیرے ذکر سے خالی ہو، تیرے غم سے تہی
وہ زندگی تو کوئی زندگی نہیں ہوتی

محال ہے درِ جاناں میں ہو سکے داخل
وہ نفس جس سے جُدا فربہی نہیں ہوتی

وہ بات اُنکی، اُتر جائے دل میں جو ناہیدؔ
وہ بات کانوں نے شاید سُنی نہیں ہوتی

عبدالمنان ناہیدؔ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ ۔ الثانی

تقدیر کی بات

تقدیر کے ٹلنے کا پیش گوئیوں سے تعلق

چونکہ پیش گوئیوں سے نبوت کی صداقت کا بہت بڑا تعلق ہوتا ہے اور ان کے ٹلنے سے دشمنانِ انبیاء کو شور کا موقعہ ملتا ہے اور پیشگوئیاں مسئلہ تقدیر کی ہی ایک شاخ ہیں۔ اس لئے میں بتاتا ہوں کہ تقدیر اور پیشگوئیوں کا کیا تعلق ہے۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ پیش گوئیاں دو طرح کی ہوتی ہیں۔ ایک علم ازلی کے اظہار کے لئے اور ایک قدرت کے اظہار کے لئے۔ تقدیر کے اس پہلو کے نہ سمجھنے کی وجہ سے عام (فرمانبرداروں) نے اسی طرح بڑے بڑے دھوکے کھائے ہیں جس طرح تقدیر کے ایک اور پہلو کے نہ سمجھنے سے ہندوؤں نے۔ اہل ہنود کا تناسخ کا مسئلہ بھی تقدیر کے نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے وہ کہتے ہیں ایک بچہ کیوں اندھا پیدا ہوتا ہے۔ اسی لئے کہ اس نے پہلے کچھ ایسے کام کئے تھے جن کی سزا اسے دی گئی۔ حالانکہ بات یہ ہے کہ تقدیر دو قسم کی ہیں۔ ایک شرعی اور دوسری طبعی۔ وہ کہتے ہیں۔ ایک بچہ لولا لنگڑا کیوں پیدا ہوتا ہے۔ کیا خدا ظالم ہے کہ بلا قصور اس کو عیب دار پیدا کر دیتا ہے۔ اس سے وہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ اس نے ضرور کسی پہلے زمانے میں ایسے عمل کئے ہوں گے۔ جن کی سزا میں اسے ایسا بنایا گیا ہے مگر یہ دھوکا انہیں دو غلطیوں کی وجہ سے لگا ہے۔ اول یہ کہ انہوں نے تقدیر کی اقسام کو نہیں سمجھا تقدیر جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک طبعی اور ایک شرعی۔ شرعی تقدیر کا اثر شرعی احکام کے بجالانے یا ان کے توڑنے پر ظاہر ہوتا ہے اور طبعی تقدیر کا اثر اس کے احکام کے بجالانے یا ان کے توڑنے پر ظاہر ہوتا ہے۔ بچے جو اندھے پیدا ہوتے ہیں۔ یا اپاہج پیدا ہوتے ہیں وہ شرعی تقدیر نہیں بلکہ طبعی تقدیر کے ٹوٹنے کی وجہ سے اندھے یا اپاہج ہوتے ہیں۔ طب سے ہمیں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ماں باپ کے پرہیز کا اثر بھی اور ان کی بدپرہیزی کا اثر بھی بچوں پر پڑتا ہے۔ بعض عورتوں کے رحم میں کمزوری ہوتی ہے تو ان کے بچے ہمیشہ اپاہج اور عیب دار پیدا ہوتے ہیں۔ خصوصاً بعض بیماریاں تو بچوں پر بہت ہی برا اثر کرتی ہیں۔ مثلاً سل خنازیری مادہ آتشک، ہسٹیریا، جنون وغیرہ پس بچہ کا عیب دار اور ناقص ہونا کسی پچھلے گناہ کی سزا میں نہیں ہوتا بلکہ اس کے ماں باپ کے کسی جسمانی نقص کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یا ایام حمل کی بعض بد پرہیزیوں کے سبب سے ہوتا ہے اور چونکہ بچہ کی پیدائش ماں باپ کے ہی جسم سے ہوتی ہے اس لئے ان کے جسمانی عیوب یا جسمانی خوبیوں کا وارث ہونا اس کے لئے ضروری ہے۔ کیونکہ بچہ ماں باپ کے اثر سے تبھی متاثر نہ ہوگا جب خدا تعالیٰ قانون قدرت کو اس طرح بدل دے کہ ایک شخص کے کام کا اثر دوسرے پر نہ پڑے اور اگر یہ قانون جاری ہو جائے تو سمجھ لو کہ موجودہ کارخانہ عالم بالکل درہم برہم ہو جائے کیونکہ تمام کارخانہ عالم اسی قانون پر چل رہا ہے کہ ایک چیز دوسری کے نیک یا بد اثر کو قبول کرتی ہے۔

دوسری وجہ جس سے اہل ہنود کو اس مسئلہ کے سمجھنے میں غلطی لگی ہے یہ ہے کہ انہوں نے خیال کیا ہے کہ روحیں کہیں جمع کر کے رکھی ہوئی ہیں اور اللہ تعالیٰ پکڑ پکڑ کر ان کو عورتوں کے رحم میں ڈالتا ہے حالانکہ اس سے بیہودہ عقیدہ اور کوئی نہیں ہو سکتا کیونکہ اس عقیدہ کو مان کر پھر یہ بھی ماننا پڑے۔ کہ انسان کے اعمال بھی اللہ تعالیٰ ہی کرواتا ہے۔ کیونکہ ایک روح کے جسم میں آنے کا اگر وقت آ گیا اور اس وقت وہ شخص جس کا پیدا کرنا منظور ہو وہ کہیں سفر پر گیا ہوا ہو یا اس نے شادی ہی نہ کی تو پھر وہ روح کیوں کر آ سکتی ہے۔ پس اس عقیدہ کے ساتھ ہی یہ بھی ماننا پڑے گا کہ تمام اعمال انسان سے اللہ تعالیٰ ہی کرواتا ہے اور تمام دنیاوی اعمال بھی خدا تعالیٰ کے حکم سے مجبور ہو کر اسے کرنے پڑتے ہیں اور اس طرح انسان کی وہ آزادی عمل جس کی وجہ سے وہ جزا و سزا کا مستحق ہوتا ہے برباد ہو جاتی ہے۔ دوسرا نقص اس عقیدہ کی وجہ سے یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس سے ایک مشاہدہ شدہ امر کا انکار کرنا پڑتا ہے اور وہ یہ ہے کہ درحقیقت روح نتیجہ ہے اس تغیر کا جو نطفہ رحم مادر میں پاتا ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس تغیر کے نقص کی وجہ سے۔ بچہ بے جان رہتا ہے یا جان پڑ کر پھر رحم مادر ہی میں نکل جاتی ہے۔ پس اس عقیدہ کو مان کر کہ ارواح خدا تعالیٰ نے جمع کر کے رکھی ہوتی ہیں۔ اس مشاہدہ کا بھی انکار کرنا پڑتا ہے۔ اور مشاہدات کا انکار ایک عقلمند انسان کے لئے بالکل ناممکن ہے۔ اس مسئلہ کی تفصیل حضرت صاحب کی کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم میں ضرور دیکھنی چاہیئے

تمام (فرماں برداروں) کو بھی پیشگوئیوں کو سمجھنے میں ایسا ہی دھوکا لگا ہے۔ مگر ہندوؤں کو تقدیر طبعی اور تقدیر شرعی میں فرق نہ سمجھنے کی وجہ سے دھوکا لگا ہے (فرمانبرداروں) کو علم الٰہی اور تقدیر الٰہی میں فرق نہ سمجھنے کی وجہ سے دھوکا لگا ہے کیونکہ جیسا کہ میں بتا چکا ہوں جس طرح تقدیر دو قسم کی ہوتی ہے اسی طرح پیشگوئیاں بھی دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک پیش گوئیاں وہ ہوتی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کے ازلی علم کو ظاہر کیا جاتا ہے۔ اور دوسری وہ پیشگوئیاں ہوتی ہیں جن میں خدا تعالیٰ کی قدرت کے ماتحت ایک حکم کا اظہار کیا جاتا ہے۔ جو پیش گوئیاں علم ازلی کے ماتحت ہوتی ہیں وہ کبھی نہیں ٹلتیں کیونکہ اگر وہ ٹل جائیں تو اس کے یہ معنے ہوتے کہ خدا کا علم ناقص ہو گیا۔ لیکن وہ پیش گوئیاں جو خدا تعالیٰ کی قدرت اور طاقت کے اظہار کے لئے ہوتی ہیں وہ کبھی ٹل بھی جاتی ہیں اور جو پیش گوئیاں ٹلتی ہیں وہ وہی ہوتی ہیں جو خدا تعالیٰ کی صفت قدیر کے ماتحت ہوتی ہیں اور جو صفت علیم کے ماتحت ہوتی ہیں وہ کبھی نہیں ٹلتیں۔

تلقینِ عمل

تم اپنے ذکر الٰہی کی عادت اور اخلاق اور (عبادت) کو درست کرو۔ جب یہ چیزیں درست ہو جائیں گی تو خود بخود لوگ تمہیں آگے لے آئیں گے اور یہ شکوے سب ختم ہو جائیں گے تم اپنے اندر (عبادت) کی پابندی کی عادت پیدا کرو اور جھوٹ سے بکلی پرہیز کرو۔ جھوٹ ایسی چیز ہے کہ اگر انسان اس کو چھوڑ دے تو اس کی دھاک بیٹھ جاتی ہے۔ جھوٹ کو انسان سب سے زیادہ چھپاتا ہے۔ لیکن سب سے زیادہ وہی ظاہر ہوتا ہے۔ جھوٹ ایک ایسی بدی ہے کہ عام لوگ اس کو جلدی سمجھ لیتے ہیں اور اگر انہیں دوسرے کو جھوٹا کہنے کی جرأت نہ ہو تو وہ کم از کم اپنے دلوں میں یہ بات ضرور لے جاتے ہیں کہ فلاں شخص جھوٹا ہے۔ اور سچ ایک ایسی نیکی ہے کہ منہ پر کوئی شخص سچے انسان کو بات کہے نہ کہے وہ اپنے دل میں یہ اثر لے کر جاتا ہے کہ فلاں شخص سچا اور راستباز ہے۔ اگر خدام الاحمدیہ یہ کام کر لیں کہ ان کے اندر سچائی کا جذبہ پیدا ہو جائے تو ان کی اخلاقی برتری ثابت ہو جائے گی۔ اور کسی شخص کو ان پر حملہ کرنے کی جرأت نہیں ہو گی۔ ہر شخص یہی سمجھے گا کہ انہیں ذلیل کرنا سچ کو ذلیل کرنا ہے۔ اور کوئی قوم یہ برداشت نہیں کرتی کہ سچ کو ذلیل کیا جائے

پھر محنت کی عادت ہے۔ دنیا میں تمام ترقیات محنت سے ملتی ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ احمدیوں کو رعایت سے عہدے مل جاتے ہیں۔ اگر تم کام میں سست ہو گے تو سننے والوں کو اس بات کا یقین ہو جائیگا اور وہ سمجھیں گے کہ انہیں عہدے محض رعایت کی وجہ سے ملتے ہیں۔ ورنہ ان میں کام کرنے کی قابلیت موجود نہیں۔ لیکن اگر وہ دیکھیں کہ احمدی جان مار کر کام کرتے ہیں اور حکومت اور ملک کو اتنا فائدہ پہنچاتے ہیں جتنا فائدہ دوسرے لوگ نہیں پہنچاتے تو ہر ایک شخص کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہ کہنا کہ احمدیوں کو عہدے رعایتاً دے دئیے جاتے ہیں غلط ہے۔ ہم اس اعتراض کا یہی جواب دیتے ہیں کہ تم وہ آدمی لاؤ جس کو بطور رعایت کوئی عہدہ ملا ہو۔

فرض کرو کوئی احمدی دیانت سے کام کر رہا ہے۔ وہ ملک اور قوم کی خیر خواہی کر رہا ہے اور اس کا طریقِ عمل اور اس کی مثل اور اس کے کاغذات اس بات کی شہادت پیش کرتے ہیں کہ وہ اپنے ہم جلیسوں، ہم عمروں اور ہم عہدوں میں سب سے بہتر کام کرنے والا ہے اور مخالف اس کا نام لے کر کہے کہ فلاں کو عہدہ بطور رعایت ملا ہے تو اس کا ریکارڈ اس اعتراض کو دور کر دے گا۔ لیکن اگر تمہارے کام کا ریکارڈ اچھا نہیں اور معترض تمہارا نام لے تو تمہارے لئے اس اعتراض کا جواب دینا مشکل ہو جائے گا۔ پس تم اپنے اندر محنت اور دیانتداری پیدا کرو تاکہ تم پر کوئی اعتراض ہی نہ کر سکے کہ تمہیں رعایتی ترقی دی گئی ہے بلکہ میں تو یہاں تک کہوں گا اگر تم میں سے کسی کو یہ نظر آتا ہو کہ اسے رعایت سے ترقی دی گئی ہے تو وہ اس عہدے سے استعفیٰ دے دے کیونکہ اس سے زیادہ شرمناک بات اور کوئی نہیں ہو سکتی کہ انسان کسی اور شخص کی سفارش سے ترقی حاصل کرے۔ خدا کی قسم ایسی جنت دوزخ کے برابر ہے جس میں انسان کسی ہمسایہ کی سفارش سے داخل ہو رہا ہو۔ اگر کسی شخص میں اس کام کی اہلیت نہیں پائی جاتی جو اس کے سپرد کیا گیا ہے تو اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ اس عہدے کے لئے اس کی سفارش رعایتی طور پر کی گئی ہے اور اس کا فرض ہے کہ اگر اس میں غیرت پائی جاتی ہو تو وہ استعفیٰ دے کر الگ ہو جائے۔ پس تم اپنی عقل محنت اور قربانی سے یہ بات ثابت کر دو کہ تم اپنے افسران ہم جلیسوں اور ہم عمروں سے بہتر ہو اگر تم اس مقام کو حاصل کر لو تو لازمی طور پر تم اس الزام سے بچ جاؤ گے کہ تمہیں کسی رعایت کی وجہ سے ترقی دی گئی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— نون سین

بوسنیا کے بارے میں پاکستان کا عزم

صدر مملکت غلام اسحٰق خان نے گذشتہ اتوار کے روز اپنے اس ارادے اور عزم کو دہرایا کہ وہ بوسنیا ہرزے گووینا کی حکومت اور اس کے باشندوں کی پوری طرح حمایت کرتے ہیں آپ نے عالمی برادری سے کہا کہ وہ فیصلہ کن انداز میں عدل اور انسانیت کی پاسداری کا دم بھرے۔ آپ بوسنیا کے صدر علی جاہ عزت بیگووچ کو دیئے گئے ایک عشائیے میں اپنے خیالات کا اظہار کر رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ بوسنیا ہرزے گووینا کے باشندے نہایت مشکلات میں برسرِپیکار ہیں۔ وہ اصولوں کی پاسداری کے لئے ایسا کر رہے ہیں۔ اور یہ وہ اصول ہیں جن کی بنیاد پر انسانی تہذیب کی عمارت کھڑی ہوتی ہے۔ آپ نے کہا ہم ان کے حوصلے کی داد دیتے ہیں۔ اور ہمیں ان کے نقصانات کا رنج ہے۔ ہم ان کے حقوق کی حمایت کرتے ہیں اور ہم اقوام متحدہ میں ان کے حقوق کی پاسداری کی تائید کرتے رہیں گے۔ اور اسی طرح اسلامک کانفرنس کی تنظیم میں بھی اور غیر وابستہ تحریک کے حلقے میں بھی۔ ہم عالمی برادری سے مسلسل یہ کہتے رہیں گے کہ وہ فیصلہ کن انداز میں حرکت میں آئے آپ نے کہا کہ بوسنیا ہرزے گووینا کے متعلق ہمارا مؤقف آغاز ہی سے بالکل واضح ہے۔ ہم ان کے لئے عزت اور وقار کا اقتدار مانگتے ہیں۔ اور بوسنیا ہرزے گووینا کی ملکی حدود کو قائم رکھنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ جو ظلم و تشدد ان کے خلاف کیا جا رہا ہے وہ جلد از جلد بند ہونا چاہیئے۔

بوسنیا کے صدر اور پاکستان کے وزیر اعظم کے درمیان اتوار کے روز ملاقات ہوئی تو وزیر اعظم نے پریشانی اور غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ سربیا کے لوگ بوسنیا پر جو ظلم کر رہے ہیں اس سے انسان کا خون کھول اٹھتا ہے۔ آپ نے کہا کہ ہم بوسنیا کے مسلمانوں کی حمایت کرتے رہیں گے۔ اس بات پر آپ نے افسوس کا اظہار کیا کہ بوسنیا پر ظلم و تشدد جاری ہے اور باوجود اس کے کہ عالمی برادری نے اس کی مذمت کی ہے اس کا خاتمہ ہونے میں نہیں آتا۔ آپ نے کہا سب سے اہم بات یہی ہے جس کی طرف توجہ دی جانی چاہیئے۔ بوسنیا کے صدر کو آپ نے یقین دلایا کہ ہمیں آپ ہمیشہ اپنی مدد پر تیار پائیں گے۔ آپ نے اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی کہ اقوام متحدہ کے آرٹیکل نمبر 42 باب 7، کے ماتحت جو فوجی ایکشن کی جا سکتی ہے وہ بوسنیا کے اقتدار کو قائم رکھنے کے لئے کی جانی چاہیئے۔ بوسنیا کے اس انفرادی اور اجتماعی حق کو تسلیم کیا جانا چاہیئے کہ وہ خود اپنی حفاظت کر سکتے ہیں۔ اور ایسا اقوام متحدہ کے آرٹیکل نمبر 51 کے تحت ممکن بنایا گیا ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ بوسنیا پر سیکورٹی کونسل کی قرارداد 713/91 کے ذریعے اسلحہ کے حصول پر جو پابندی لگائی گئی ہے وہ ختم ہونی چاہیئے۔ بوسنیا کے صدر نے پاکستانی وزیر اعظم اور پاکستانی باشندوں کا شکریہ ادا کیا کہ وہ سیاسی اور انسانی ہمدردیاں پیش کرنے میں سب سے آگے ہیں۔

سارک کے صدر

سارک کے موجودہ چیئرمین اور سری لنکا کے صدر رانا سنگھے پریما داسا نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے پاکستان میں بڑی مفید گفتگو کی ہے۔ خاص طور پر علاقے میں غربت کو دور کرنے کے سلسلے میں آپس کے مشورے بہت مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ صدر موصوف نے کہا کہ انہیں یقین ہے کہ سارک کا مستقبل بہت اچھا ہے۔ اور انہوں نے پاکستان میں غربت مٹانے کی جن سکیموں کا مطالعہ کیا ہے۔ وہ بہت مفید دکھائی دیتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم پاکستان کے تجربے سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ سب ملک ایک دوسرے کے تجربے سے سیکھتے ہیں۔ جب ان سے یہ پوچھا گیا کہ سارک کے ممالک کے آپس کے اختلاف کا کیا بنے گا۔ تو انہوں نے کہا کہ گفت و شنید کے ذریعے اور ایک دوسرے کے مشورے کے نتیجے میں یہ اختلافات ختم ہو جائیں گے اور اگر کوئی دو ملک آپس میں کوئی تنازعہ رکھتے ہیں تو وہ بھی گفت و شنید ہی کے ذریعے ختم کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر ہم خوف اور شک کو دور کر سکیں تو یقیناً ہمارے آپس کے تعلقات بہت بہتر ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے جنوبی ایشیا میں ایک آزاد کمیشن کے قیام کا بھی ذکر کیا جس کی وجہ سے یہاں غربت کا خاتمہ ممکن ہو سکتا ہے انہوں نے کہا کہ میری گفتگو میں بہت سی باتوں کے ساتھ ساتھ غربت کے خاتمے کا بھی ذکر ہوتا رہا ہے۔ سارک ہی کے سلسلے میں انہوں نے مالی چوٹی کانفرنس کا ذکر کیا جس کے نتیجے میں سارک بہتر طور پر سامنے آیا۔

صدر موصوف سارک کے دیگر ممالک کا بھی دورہ کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ اپنے آپ کو ان تمام ممالک کے حالات سے پوری طرح آگاہ رکھ سکیں اور جب بھی سارک کی چوٹی کانفرنس ہو اس میں آپ کی رائے یقین کے ساتھ پیش کی جا سکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اسے صرف حکومت کی سطح تک نہ پھیلایا جائے بلکہ عوام الناس کو بھی اس میں شریک کیا جائے اور پارلیمنٹ اور پیشہ ور لوگ اور میڈیا سب کے سب اس میں دل کھول کر حصہ لیں۔

حسنی مبارک کا دورہ ملتوی

کچھ عرصے سے مصر میں مذہبی مناقشات سر اٹھاتے رہے ہیں۔ کبھی مسلمانوں اور عیسائیوں کی آپس میں جھڑپیں شروع ہو جاتی ہیں اور کبھی مسلمانوں ہی کے مختلف گروہوں میں ایک دوسرے سے اختلاف کے باعث فضا خراب ہو جاتی ہے۔ آجکل بھی یہ بات زوروں پر ہے مصر کے صدر حسنی مبارک کا پاکستان کے دورے کا پروگرام جو 17 سے 19 اکتوبر تک کے لئے تھا، ملتوی کرنا پڑا۔ کہا یہ گیا ہے کہ صدر حسنی مبارک کا ان ایام میں قاہرہ میں موجود ہونا انتہائی ضروری ہے۔ یہ تو نہیں بتایا گیا کہ یہ ضرورت کیا ہے لیکن ملکی فضا کو دیکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ ان ایام میں مذہبی مناقشات کا خطرہ بڑھ جانے کا امکان ہے۔ یہ تو کسی وقت بھی ہو سکتا ہے اور خاص طور پر جب صدر مملکت ملک سے باہر ہوں لیکن بہرحال 17 سے 19 اکتوبر تک ان کا پاکستان کا ہونے والا دورہ فی الحال ملتوی کر دیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ دورے کی تاریخیں پھر کسی وقت مقرر کی جائیں گی۔ اس وقت تک مصر میں غالباً پکڑ دھکڑ ہو گی اور بہت سے لوگوں کو جو ان کی عدم موجودگی میں ملک کے استحکام پر ضرب لگا سکتے ہیں یا موجودہ صدارت کے ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں انہیں حراست میں لے لیا جائے گا مذہبی مناقشات جہاں بھی اٹھ کھڑے ہوں سیاسی استحکام کو خطرہ پہنچتا ہے۔ اور جب سیاسی میدان میں مشکلات ہوں تو اقتصادی کیفیات بھی نیچے کی طرف گرنی شروع ہو جاتی ہیں۔ خدا کرے کہ مصر کے مذہبی مناقشات اس طرح حل ہو جائیں کہ وہاں کی سیاست اور اقتصادیات کو ہر لحاظ سے ترقی کرنے کا موقع ملے۔

اعلامیہ

جب سری لنکا کے صدر پاکستان کے دو روزہ دورے کے بعد واپس جا رہے تھے تو متفقہ اعلامیہ میں کہا گیا کہ دونوں ملکوں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اپنے دوستانہ تعلقات کو زیادہ سے زیادہ مستحکم بنانے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ اس اعلامیہ میں کہا گیا کہ وزیر اعظم پاکستان اور صدر سری لنکا کی میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ تعلقات اگرچہ پہلے ہی خاصے اچھے ہیں۔ لیکن ان کو مزید بہتر بنانے کے سلسلے میں ہر ممکن اقدام کیا جائے گا۔ یہ بھی کہا گیا کہ پاکستان سری لنکا کی متحدہ اقتصادی کمیٹی کا اگلا اجلاس اسلام آباد میں اگلے سال کے آغاز میں ہوگا۔ یہ کمیٹی کوشش کرے گی کہ مختلف سکیمیں اور پراجیکٹ جن سے اقتصادیات کو مختلف راہوں پر ڈالا جا سکے سوچی جائیں اور ان پر عمل کیا جائے۔ یہ بھی اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ نجی حلقوں کے صنعت کار اور تاجر ایک دوسرے کے ملک میں جا کر معلومات حاصل کریں اور صنعت اور تجارت کے فروغ کی راہیں کھولیں۔ اسی طرح ثقافتی تبادلے بھی کئے جائیں گے تاکہ ایک دوسرے کے سمجھنے میں آسانی ہو۔ دونوں ملکوں کے سربراہوں نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ سارک کو زیادہ باعمل اور منظم کیا جائے اور اس کے ذریعے سارک کے تمام ممالک کو بھرپور فائدہ اٹھانے

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوسف سہیل شوق

فضلِ عمر ہسپتال میں دانتوں کا شعبہ

دانتوں کے ڈاکٹروں کے پاس جو مریض روزانہ آتے ہیں ان میں بہت ہی کم تعداد ایسی ہوتی ہے جن کے دانت صفائی کے عام معیار پر پورے اترتے ہوں۔

دانت کس طرح صاف کئے جائیں

اگر ۴۸ گھنٹے تک دانت صاف نہ کئے جائیں تو دانتوں پر ایک زرد رنگ کی تہہ جم جاتی ہے جو سخت ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ یہی دانتوں کی اکثر بیماریوں کی جڑ ہے۔

دانتوں کی صفائی کا بنیادی اصول یہ ہے کہ تمام دانتوں کی تمام سطحیں صاف کی جائیں۔ یعنی سامنے اور پیچھے کی سطح۔ اس کے دائیں بائیں کی سطح جہاں ایک دانت دوسرے دانت سے جڑا ہوتا ہے اور وہ سطح جس سے چبایا جاتا ہے۔ ٹوتھ برش یا مسواک کے استعمال کا طریق یہ ہونا چاہئے کہ اوپر والے دانتوں کو اوپر سے نیچے برش لاکر صاف کیا جائے۔ اور نیچے والے دانتوں کے نیچے سے اوپر برش لایا جائے۔ برش ہمیشہ نرم استعمال کریں سخت برش مسوڑھوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔ اور دانت کے کناروں سے جہاں مسوڑھے شروع ہوتے ہیں سخت برش مسوڑھے کو ختم کرنا شروع کر دیتا ہے جس سے دانت اپنی جڑوں کی طرف سے ننگے ہونے شروع ہو جاتے ہیں اسی طرح مسواک کو استعمال سے قبل دانتوں میں چبا کر اچھی طرح نرم کر لیا جائے۔

دانتوں کی صحت کا معیار قابل فکر حد تک ناقص ہے۔ دانت صاف کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہر کھانے کے بعد دانتوں کو لازماً صاف کیا جائے ہر دفعہ ٹوتھ پیسٹ کا استعمال ضروری نہیں ہے۔ عام طور پر صبح شام دو دفعہ پیسٹ کا استعمال کافی ہے۔ اس کے علاوہ دیگر اوقات میں بغیر پیسٹ کے برش کو دانتوں پر پھیرا جائے۔ اور بغیر پیسٹ کے بھی دانتوں پر برش اتنے ہی وقت تک پھیرا جانا چاہئے جتنے وقت تک پیسٹ سے برش استعمال کیا جاتا ہے۔

کھانے کے بعد کھلے پانی سے کلّی کی جائے۔ محض ایک دفعہ پانی منہ میں ڈال کر باہر نکالنا کافی نہیں ہے بلکہ پانی کو دانتوں میں اچھی طرح گھمایا جائے تاکہ دانتوں کے درمیان خوراک کے پھنسے ہوئے ذرے باہر نکل جائیں۔

بچوں کے دانتوں کی صفائی

ڈنٹل سرجنوں کا کہنا ہے کہ جو بچے علاج کے لئے آتے ہیں ان کی دانتوں کی صحت عموماً کمزور ہوتی ہے۔ دانت صاف نہیں ہوتے۔ بچوں کو صرف برش اور پیسٹ خرید کر دے دینا کافی نہیں بلکہ انہیں برش پھیرنے کا طریق سمجھایا جائے۔ اس کا طریق یہ ہے کہ بچے کی والدہ یا باپ بچے کے پیچھے کھڑا ہو جائے اور سامنے لگے ہوئے شیشے میں بچہ دیکھے پھر بچے کے منہ میں برش ڈال کر اسے بتایا جائے کہ اوپر کے دانتوں کو اوپر سے نیچے برش لاکر صاف کریں اور نیچے کے دانتوں کو نیچے سے اوپر برش لے جاکر صاف کیا جائے۔ اور پوری تسلی سے دانتوں کے ہر حصے کو صاف کیا جائے۔ دانت صاف کرتے ہوئے برش کو نرمی سے دانتوں پر پھیریں زور لگا کر نہ پھیریں اس سے مسوڑھے زخمی ہو جاتے ہیں۔

جن بچوں کے دودھ کے دانت گرے نہیں اور مستقل دانت دودھ کے دانت کے ارد گرد نکل رہے ہیں تو فوری طور پر دانتوں کے ڈاکٹر کے پاس آئیں اور دودھ کا دانت نکلوا دیں تاکہ دانت بدنما نہ نکلیں۔

مسوڑھوں سے خون آنا

بعض لوگ جن کے مسوڑھوں سے معمولی سا خون نکلتا ہے اور دانتوں کو اس کے سوا کوئی تکلیف نہیں وہ اس بارے میں کوتاہی کر جاتے ہیں اور ڈاکٹر کی طرف رجوع نہیں کرتے۔ یاد رکھیئے کہ اگر دانتوں سے بہت معمولی سا بھی خون نکلے تو فوراً ڈاکٹر کے پاس جائیے۔ یہ مسوڑھوں کی ایک بڑی تکلیف دہ بیماری کا آغاز ہے۔

ہر چھ ماہ کے بعد

عام صحت مند دانتوں کے مالک کو بھی ہر چھ ماہ کے بعد دانتوں کا چیک اپ کروانا چاہئے۔ چاہے کوئی بھی تکلیف نہ ہو۔ ڈاکٹر آپ کے دانت کی وہ تکلیف بھی پکڑ سکتا ہے جو آج شروع نہیں ہوئی لیکن جس نے چند ماہ بعد شروع ہو کر آپ کی راتوں کی نیند حرام کر دینی ہے۔

علاج کی سہولتوں کی تفاصیل

فضل عمر ہسپتال میں دانتوں کے علاج کے لئے جو سہولتیں حاصل ہیں ان کے بارے میں مکرم ڈاکٹر حمید اللہ نصرت پاشا صاحب ڈنٹل سرجن نے ذیل میں درج معلومات بہم پہنچائی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ کوئی بھی تکلیف نہ ہو تب بھی ہر چھ ماہ میں ایک بار دانتوں کا معائنہ کروانا ضروری ہے

۱۔ ادویہ کے ذریعے علاج۔ دانتوں کا دوائیوں کے ذریعے علاج کیا جاتا ہے۔ اس میں مسوڑھوں کی مختلف بیماریوں اور مسوڑھوں اور زبان پر زخموں وغیرہ کا علاج کیا جاتا ہے۔

۲۔ جراحی کے ذریعے۔ جراحی کے ذریعے کسی مرض کو دور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ دانت کو صرف اس وقت نکالا جاتا ہے جب وہ بالکل ناکارہ ہو چکا ہو اور اس کا علاج ممکن نہ ہو۔ اور بعض اوقات اس صورت میں جب کہ خراب دانت کا جسم میں رہنا جسم کے لئے مضر ہو تب اسے نکالا جاتا ہے۔ دانت کا اخراج دانت کا علاج نہیں ہے۔

۳۔ آپریٹو ڈنٹسٹری۔ اس میں وہ طریق علاج استعمال ہوتا ہے جس سے ایک بیمار دانت کو اس قابل بنایا جاتا ہے کہ وہ اپنا کام معمول کے مطابق کر سکے۔ مثلاً اگر دانت کو کیڑا لگ جائے اور وہ دانت کے عصبی حصے NERVE تک پہنچ جائے اور اس کی بھرائی (FILLING) ممکن نہ ہو تو دانت کی جڑوں سے نرو (NERVE) کو نکال دیا جاتا ہے۔ اس سے دانت کسی قسم کے درد کے لحاظ سے مردہ ہو جاتا ہے لیکن اپنی جگہ موجود رہ کر اپنا کام بخوبی سر انجام دیتا ہے اسے روٹ کینال ٹریٹ منٹ کہتے ہیں

۴۔ سکیلنگ (SCALING) یہ دانت صاف کرنے کا وہ عمل ہے جو ڈنٹل سرجن انجام دیتا ہے۔ یعنی جن دانتوں کو برش کے ذریعے صاف کرنا ممکن نہ ہو انہیں مشین کے ذریعے صاف کیا جاتا ہے۔ عام شہری کو اوسطاً ہر چھ ماہ کے بعد ایک دفعہ سکیلنگ کروانی چاہئے۔ خصوصاً جب کہ کارکنوں کے لئے یہ علاج مفت ہے تو اس سہولت سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

۵۔ کاسمیٹک ٹریٹ منٹ۔ دانت کی سطح کے اوپر اگر کسی قسم کا گڑھا پڑ جائے تو اس کے لئے کسی ایسی چیز سے بھرائی ممکن نہیں ہوتی جو دانت کی رنگت کے مطابق نہ ہو کیونکہ اگر دانت سامنے کا ہے اور نظر آتا ہے تو پھر ایسی صورت میں ایسی بھرائی (فلنگ) سے دانت بدنما نظر آئے گا۔ اس مشکل کا حل کاسمیٹک ٹریٹ منٹ ہے۔ اس کے تحت ایک خاص قسم کا پیسٹ دانتوں پر لگانے کے بعد ایک نہایت جدید الیکٹرک مشین کے ذریعے صرف ۲۰ سیکنڈ کے لئے ایک خاص قسم کی شعاع دانت پر ڈالی جاتی ہے جس سے وہ پیسٹ چند لمحوں میں سخت ہو کر جم جاتی ہے اور کسی کو احساس بھی نہیں ہوتا کہ یہ کوئی ایسی چیز ہے جو دانت کے اوپر جمی ہوئی ہے۔ دیکھنے میں نہایت خوبصورت اور چمکدار دانت نظر آتا ہے اسے ہیلوجن لائٹ کہتے ہیں اور اس طریق کو لائٹ کیور ٹریٹ منٹ کہا جاتا ہے۔

۶۔ اگر دانت ٹیڑھے ہوں یا اپنی جگہ سے ہٹ گئے ہوں تو ایک خاص قسم کی تار کے ذریعے ان پر اس طرح سے دباؤ ڈالا جاتا ہے کہ وہ آہستہ آہستہ صحیح اور نارمل جگہ پر آ جاتے ہیں۔ نئے مصنوعی دانت لگائے جاتے ہیں جو دیکھنے میں بالکل اصلی اور قدرتی دانتوں کی طرح خوبصورت لگتے ہیں۔ ایک یا دو یا تھوڑی تعداد میں دانتوں کے علاوہ پورے دانتوں کا سیٹ بھی لگایا جاتا ہے۔

(کارکنان جماعت سے اس کی نصف فیس وصول کی جاتی ہے) لیکن جن مریضوں سے پوری فیس بھی لی جاتی ہے۔ نئے دانتوں کی بھی اور دیگر علاج کی بھی، وہ عام دیگر ہسپتالوں کی نسبت بے حد کم ہوتی ہے۔

فضل عمر ہسپتال میں دو کل وقتی ڈنٹل سرجنز یعنی ڈاکٹر حمید اللہ نصرت پاشا صاحب اور ڈاکٹر حامد

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک چھوٹی سی بات

رات کے وقت آپ اپنی موٹر میں سفر کر رہے ہیں اور آج کل کے رات کے آٹھ بجے جب کہ یوں لگتا ہے کہ آدھی رات ہو گئی ہے راستے میں کسی جگہ پر آپ کی موٹر خراب ہو جائے اور اسے دھکا لگانے کی ضرورت پیش آئے اور گاڑی میں سے ایک شخص جس نے نہایت قیمتی عینک پہنی ہوئی ہو دھکا لگائے گاڑی چل پڑے اور وہ شخص گاڑی میں بیٹھ جائے اور سفر جاری رہے خاصا فاصلہ طے کرنے کے بعد دھکا لگانے والے کو خیال آئے کہ میری عینک گاڑی میں موجود نہیں ہے گاڑی میں ہر کونے میں دیکھ لیا جائے اور جب نہ ملے تو یہ خیال آئے کہ شائد دھکا لگاتے وقت عینک گر گئی ہوگی اب کیا کیا جائے اس جگہ سے خاصا فاصلہ طے کر کے یہ خیال آیا اب واپس جائیں اور عینک تلاش کریں ۔ یا سفر جاری رکھیں اور عینک سے ہاتھ دھو بیٹھیں آپس میں مشورہ کیا تو فیصلہ یہ ہوا کہ ایک دفعہ واپس ضرور جانا چاہیئے ۔ اور اگر اسی جگہ کا پتہ چل سکے جہاں گاڑی خراب ہوئی تھی تو تلاش کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے شائد عینک مل جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ فاصلہ تو خاصا زیادہ تھا لیکن ڈرائیور حضرات اس بات میں ماہر ہوتے ہیں کہ وہ راستے بھی خوب یاد رکھتے ہیں اور راستوں کی منازل بھی کہاں ٹھہرے کہاں سے آگے چلے یہ ساری باتیں یوں لگتا ہے کہ انہیں ازبر ہو جاتی ہیں ۔ چنانچہ ایک جگہ ڈرائیور نے گاڑی ہلکی کی اور کہا مل گئی ۔ ہم سب حیران تھے ۔ کہ ابھی گاڑی کھڑی بھی نہیں کی اتر کے دیکھا بھی نہیں اور ڈرائیور کہہ رہا ہے کہ مل گئی ۔ کہنے لگے عینک مل گئی وہ پڑی ہے ۔ دراصل جب اس نے اسی جگہ پر جا کر گاڑی ذرا سی موڑی تو عینک کے شیشے پر روشنی پڑنے سے جو چمک پیدا ہوئی اسے دیکھ کر اس نے سمجھ لیا کہ عینک مل گئی ہے ۔ اور واقعی اس نے گاڑی سے جلدی سے اتر کر عینک اٹھائی اور لا کر اس شخص کے ہاتھ میں دے دی ۔ جنہوں نے دھکا لگایا تھا۔ عینک خاصی قیمتی تھی

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ رات کے وقت سڑک کے کچے حصے پر دھکا لگاتے ہوئے عینک گری اور کافی فاصلہ طے کرنے کے بعد واپس آکر وہیں سے عینک باحفاظت اٹھا لی ۔ یہ بھی ہو سکتا تھا ۔ کہ اس وقت تک اس پر کسی کا پاؤں آجاتا یہ بھی ممکن تھا کہ وہاں سے کوئی گاڑی گزر کر اس کے پہیے کے نیچے آکے عینک ٹوٹ جاتی ۔ یہ بھی ممکن تھا کہ واپس جب گئے تھے تو اس جگہ کا ہی پتہ نہ چلتا جہاں گاڑی خراب ہوئی تھی ۔ اگر چند گز بھی آگے پیچھے ہوتے تو عینک کا ملنا مشکل تھا ۔ لیکن بہر حال خدا تعالیٰ نے فضل کیا اور یہ عینک مل گئی ۔ اس میں جو بات قابل ذکر ہے وہ یہ ہے کہ جوئندہ یابندہ جو تلاش کرتا ہے اسے اس کی چیز مل جاتی ہے اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس موقعہ پر بھی یہ عینک مل گئی ۔ عینک کے مالک کا نام مکرم آغا سیف اللہ صاحب مینیجر الفضل اور ڈرائیور جس کو یہ عینک فوری طور پر گاڑی کی روشنی میں نظر آگئی دلدار احمد اور ان کا ساتھی یہ خاکسار نسیم سیفی جس نے ان کے ساتھ مل کر دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ گم شدہ عینک ۔ عینک کے مالک تک پہنچا دے ۔

مکرم ڈاکٹر ایس اے اختر صاحب ڈیرہ غازی خان سے لکھتے ہیں :

بات تو چھوٹی سی ہے ۔ اور بہت عام بھی ہے لیکن بعض مرتبہ اس کے نتائج بہت اہمیت کے حامل ہوتے ہیں ۔ بچے ہر گھر میں ہوتے ہیں ۔ بچوں کو جھولا جھولائیں ۔ ان کے لئے لوریاں گائیں ۔ عمر کے مطابق غذا دیں ۔ بچہ جب گیلا ہو جائے تو اسے صاف کر کے خشک کپڑے پہنائیں مگر بچے کو الٹ پلٹ نہ کریں ۔ ہوا میں نہ اچھالیں ۔ اس سے بچے کو دائمی نقصان پہنچ سکتا ہے ۔

وہ والدین جو بچے کو جھنجھوڑتے جھٹکے یا ہچکولے دیتے ہیں ۔ وہ نہیں سمجھتے کہ وہ بچے کا نقصان کر رہے ہیں ۔ بچے کے ساتھ ایسی حرکات اس کی نشوونما میں رکاوٹ پیدا کر سکتی ہیں ۔ قوت سماعت اور بینائی کو متاثر کر سکتی ہیں ۔ ایسی حرکتوں سے بچوں کو سانس کی تکلیف یا دورے پڑ سکتے ہیں ۔ بچہ بیہوش یا مفلوج بھی ہو سکتا ہے ۔ بچے ہوا میں اچھالتے وقت بعض دفعہ نیچے گرنے کا خطرہ بھی ہوتا ہے ۔ ایسی حرکات سے بچے کی جان بھی جا سکتی ہے ۔

بقیہ : صفحہ ۴ سے آگے

کے مواقع فراہم کئے جائیں ۔ انہوں نے کہا کہ سارک کی اگلی میٹنگ جو ساتویں چوٹی میٹنگ ہے اور ڈھاکہ میں منعقد ہوگی وہاں پر امید ہے کہ کئی رہنما خطوط سامنے آئیں گے ۔

ڈاکٹر مانٹے سوری کی ۱۲۲ ویں سالگرہ

ڈاکٹر ماریہ مانٹے سوری ۳۱ اگست ۱۸۷۰ء کو اٹلی کے ایک چھوٹے سے شہر میں پیدا ہوئی تھیں ۔ انہوں نے بچوں کے ساتھ کام کرتے ہوئے ان کے احساسات جذبات اور صلاحیتوں کا مطالعہ کیا اور بچوں کی رہنمائی کے لئے ایک نیا طریقہ تعلیم جاری کیا ۔ اسی طریقہ تعلیم نے انہیں عالمی شہرت عطا کی ۔ ۱۹۳۰ء میں وہ ایک ٹیچرز ٹریننگ کورس کے لئے برصغیر پاک و ہند میں آئیں لیکن چونکہ کچھ عرصے کے بعد دوسری عالمگیر جنگ چھڑ گئی اس لئے انہیں چھ سال تک یہیں رہنا پڑا ۔ اب پاکستان مونٹی سوری ایسوسی ایشن اور ٹیچرز ٹرینیز نے مانٹی سوری ٹیچر ٹریننگ سنٹر میں ان کی ۱۲۲ ویں سالگرہ کی تقریب منائی ۔ کہا جاتا ہے کہ گذشتہ کئی سالوں کے دوران دو ہزار طالبات نے پاکستان مونٹی سوری ایسوسی ایشن سے تربیت کے ڈپلومے حاصل کئے ہیں ۔ پاکستان مونٹی سوری ایسوسی ایشن واحد ایسا ادارہ ہے جسے عالمگیر مونٹی سوری انسٹیٹیوٹ کی طرف سے ڈپلوما دینے کا فریضہ تفویض کیا گیا ہے ۔ ان ڈپلوموں پر عالمی تنظیم کی مہر ثبت ہوتی ہے ۔ اس تقریب کے موقعے پر مسز گل منوالہ جو کہ ایسوسی ایشن کی صدر اور ٹریننگ کورس کی ڈائریکٹر ہیں نے خطاب کیا ۔ انہوں نے ڈاکٹر مونٹے سوری کے ساتھ گذارے ہوئے وقت کی یادداشتیں پیش کیں اور بتایا کہ ایک دفعہ انہوں نے ڈاکٹر مونٹی سوری کو یوں حیران کر دیا کہ ان کی سالگرہ کے موقعہ پر وہ اونٹ گاڑی میں آئیں ۔ کچھ نظمیں پڑھی گئیں اور ان کے بعد دوپہر کا کھانا کھایا گیا ۔

تعارف

پاکستان کے متعلق

ڈاکٹر پرویز حسن ایک وکیل ہیں اور کارپوریٹ لاء میں مہارت رکھتے ہیں ۔ آپ نے پاکستان کے مختلف پہلوؤں پر ۱۹۷۱ء سے ۱۹۸۹ء کے درمیان جو مضامین اخبارات میں شائع کروائے ان میں سے ۲۳ مضامین کا ایک مجموعہ " پرسپیکٹو آن پاکستان " (PERSPECTIVE ON PAKISTAN) حال ہی میں پروگریسو پبلشرز نے شائع کیا ہے ضخامت ۲۴۴ صفحات ہیں ۔ اور قیمت ۱۹۰ روپے ۔ ان مضامین کو آپ نے دو حصوں میں تقسیم کیا ہے ۔ پہلے حصے میں سیاست دستور اور مارشل لاء اور دوسرے حصے میں قومی اقتصادیات اور مختلف معاشی مسائل ۔

پہلے حصے میں جو مضامین شامل کئے گئے ہیں ان میں سے تین پاکستان کے دولخت ہونے سے تعلق رکھتے ہیں ۔ اس میں عالمی تناظر قانون کے لحاظ سے پیش کیا گیا ہے ۔ جنگی قیدیوں کی رہائی کا ذکر کیا گیا ہے اور پاکستان اور بنگلہ دیش کے اثاثوں کی تقسیم بھی زیر بحث لائی گئی ہے اور اس بات پر بھی اپنی رائے کا اظہار کیا گیا ہے کہ دونوں حصوں کے عزائم اور ان کے حقوق و فرائض کیا تھے ۔

جن دنوں یہ مضامین لکھے گئے تھے وہ موضوعات نہایت اہم تھے ۔ اب وقت گذرنے کے بعد ان کی وہ اہمیت تو نہیں رہی لیکن تاریخی طور پر انہیں خاصی اہم چیز سمجھا جا سکتا ہے ڈاکٹر پرویز حسن مارشل لاء کے مخالفین میں نمایاں حیثیت رکھتے ہیں ۔ اسی لئے ان میں سے آٹھ مضامین مارشل لاء کے مسائل سے تعلق رکھتے ہیں یعنی مارشل لاء نے سیاست کے میدان میں دستور کے لحاظ سے اور قومی اقتصاد کے پیش نظر کیا کیا نقصانات پہنچائے ہیں ۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلانِ نکاح: مکرم مرزا انجم بیگ صاحب ابن محترم مرزا اکرم بیگ صاحب آف قلعہ گجر سنگھ لاہور کے نکاح کا اعلان محترم عنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ دارالذکر نے محترمہ طیبہ نذیر صاحبہ بنت محترم نذیر احمد چیمہ صاحب آف ملتان روڈ لاہور سے مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۹۲ء کو بیس ہزار روپے حق مہر پر کیا۔

درخواست دعا

○ عزیزم آصف محمود باسط صاحب ابن مکرم عبدالباسط صاحب شاہد سکوٹر کے حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں۔

○ مکرم ملک محمد دین صاحب خادم سابق کارکن دفتر کمیٹی آبادی تحریک جدید معدہ کی تکلیف سے بیمار ہیں۔

○ مکرم چوہدری علم دین صاحب آف ہارون آباد اپنی پریشانیاں دور ہونے اور بیماری سے صحت یابی پانے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

احباب سب کے لئے دعا کریں۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم ناصر احمد اعوان بابت ترکہ میاں برکت علی صاحب)

○ مکرم ناصر احمد صاحب اعوان مکان نمبر ۵۴ بلاک "۵" ڈیرہ غازی خاں نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم میاں برکت علی صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ پلاٹ نمبر ۴ محلہ دارالیمن غربی انکے نام ہے۔ یہ پلاٹ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس انتقال پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ورثاء کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ مکرم ناصر احمد صاحب اعوان — بیٹا
۲۔ " محمد سلیم منور صاحب — ایضاً
۳۔ " محمد رفیق صاحب — ایضاً
۴۔ مکرمہ رفیقہ بیگم صاحبہ — بیٹی
۵۔ " ثریا بیگم صاحبہ — ایضاً

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

(مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ ترکہ شیخ نذیر احمد صاحب)

○ مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ معرفت شیخ نذیر احمد اینڈ سنز ۱/۲ B.I/S اے بلاک اوکاڑہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم شیخ نذیر احمد صاحب ولد محمد یعقوب صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر ۹/۹۱ محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ میں سے ۱/۲ حصہ ان کے نام ہے۔ یہ حصہ میری بیٹی مکرمہ عظمیٰ نذیر کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس انتقال پر کوئی اعتراض نہیں۔ ورثاء کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ — بیوہ
۲۔ مکرم مبشر احمد صاحب — بیٹا
۳۔ " مظفر احمد صاحب — ایضاً
۴۔ " منیر احمد صاحب — ایضاً
۵۔ " وحید احمد صاحب — ایضاً
۶۔ " مکرم ضیاء محمود صاحب — ایضاً
۷۔ مکرمہ تحسین طیبہ صاحبہ — بیٹی
۸۔ " تسنیم کوثر صاحبہ — ایضاً
۹۔ " نورین طیبہ صاحبہ — ایضاً
۱۰۔ " عظمیٰ نذیر صاحبہ — ایضاً

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو عرصہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

تبدیلی نام

○ میں نے اپنے بیٹے محمود احمد ظفر کا نام تبدیل کر کے محمود احمد رکھ دیا ہے۔ آئندہ سے اسے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

عزیز احمد والد محمود احمد چک نمبر ۱۶۶ مراد ڈاکخانہ خاص تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر

گمشدہ شناختی کارڈ

محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ بنت چوہدری نذیر احمد صاحب کاہلوں کا شناختی کارڈ نمبر ۲۶۱-۵۳-۳۵۹۳۷ بھٹی فوٹو سٹیٹ سے یوٹیلٹی سٹور تک جاتے ہوئے راستہ میں گر گیا ہے، جن صاحب کو ملے دفتر صدر عمومی ربوہ میں پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔

مطالبات تحریک جدید کا خلاصہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں

"۱۔ اوّل جماعت کے افراد میں عملی زندگی پیدا کرنا خصوصاً نوجوانوں کے اندر بیداری اور عملی جوش پیدا کرنا۔

۲۔ دوسرے جماعتی کاموں کی بنیاد بجائے مالی بوجھ کے ذاتی قربانیوں پر زیادہ رکھنا۔

۳۔ تیسرے جماعت میں ایک ایسا فنڈ تحریک جدید کا قائم کر دینا جس کے نتیجہ میں دعوت الی اللہ کے کام میں مالی پریشانیاں روک پیدا نہ کریں۔

۴۔ چوتھے جماعت کو دعوت الی اللہ کے کاموں کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ دلا دینا"

(رپورٹ مجلس مشاورت اپریل ۱۹۳۹ء صفحہ ۳)

وکیل الدیوان تحریک جدید

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

چاہیئے۔ اگر اللہ تعالیٰ انسان کی ہر خیانت پر سختی سے پکڑ کرتا تو کوئی شخص بخشش کے لائق ہی نہ رہتا اور کوئی شخص سزا سے بچ ہی نہ سکتا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پچھلے دنوں جب میں غیر ملکی دورے پر گیا تو خطبات کی براہِ راست ٹیلی کاسٹ کا سلسلہ معطل ہو گیا لیکن اب میں تین ہفتوں کے لگ بھگ کینیڈا اور ہالینڈ کے دورے پر جا رہا ہوں۔ کینیڈا کی جماعت نے یہ پیشکش کی ہے کہ کینیڈا میں جو دو خطبے دیئے جائیں گے ان کو براہ راست ٹیلی کاسٹ کرنے کا سارا خرچہ وہ خود اٹھائیں گے تاکہ کینیڈا کے دورے کی وجہ سے پاکستان اور ایشیا کے احمدی براہ راست خطبہ سننے سے محروم نہ رہیں۔ اس طرح پاکستان اور دیگر ایشیائی ممالک کو یہ خوشخبری ہو کہ اس دفعہ رابطہ نہیں کٹے گا اور آئندہ کے دو خطبے کینیڈا سے اور ایک خطبہ ہالینڈ سے براہِ راست دکھایا جائے گا۔

حضور کے خطبہ کے بعد اعلان کیا گیا کہ ۱۶ اکتوبر اور ۲۳ اکتوبر کے خطبات بیت السلام ٹورانٹو کینیڈا سے لندن کے وقت مطابق ۶ بجے شام (پاکستان کے وقت کے مطابق ۱۰ بجے رات) ٹیلی کاسٹ ہوں گے۔ ۱۷ اکتوبر کو ہفتہ کے روز کینیڈا میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں ایک استقبالیہ دیا جائے گا جو براہِ راست لندن کے وقت کے مطابق ۵ بجے شام (پاکستان کے وقت کے مطابق ۹ بجے رات) دکھایا جائے گا۔ اور ۳۰ اکتوبر کا خطبہ ہالینڈ سے لندن کے وقت کے مطابق سوا ایک بجے دن (پاکستان کے وقت مطابق سوا پانچ بجے شام) ٹیلی کاسٹ ہو گا۔

نوٹ:۔ آج جو خلاصہ شائع کیا جا رہا ہے وہ حضور ایدہ اللہ کے خطبے کے آخری ۲۰ منٹ کا خلاصہ ہے کیونکہ پہلا حصہ سیٹیلائیٹ کی خرابی کی وجہ سے سنا نہیں گیا۔

سائیکل ریس میں نمایاں اعزاز

مکرم کلیم احمد صاحب اعوان ابن مکرم لطیف احمد صاحب شاد احمدیہ ہال کراچی نے یوم دفاع پاکستان کے سلسلہ میں منعقد ہونے والی دوسری میجر عزیز بھٹی شہید ۵۰ کلومیٹر سائیکل ریس میں اوّل آئے اور نیا ریکارڈ قائم کیا۔ کراچی سائیکلنگ ایسوسی ایشن نے انہیں کراچی سائیکلنگ کا اعلیٰ ترین اعزاز پرائڈ آف پرفارمنس گولڈ میڈل ایوارڈ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ ریس کے اختتام پر انہیں ۳ ہزار روپے نقد انعام بھی دیا گیا۔ مکرم کلیم صاحب نے ۵۰ کلومیٹر کا فاصلہ ایک گھنٹہ ۴۸ منٹ میں طے کیا۔ جو کہ سابقہ ریکارڈ سے سات منٹ کم ہے۔ اس ریس کا انعقاد کراچی یوتھ سپورٹس ویلفیئر ایسوسی ایشن نے کمشنر کراچی کے تعاون سے کیا۔ اس ریس میں ۶۵ سائیکلسٹ شامل تھے۔

بقیہ صفحہ ۵ سے آگے

محمود خان صاحب کے علاوہ ایک کوالیفائیڈ ڈینٹل ٹیکنیشن ملانا مدثر احمد خان موجود ہیں۔

فضل عمر ہسپتال کے دانتوں کے شعبے میں جو خاص بات اسے دیگر ہسپتالوں سے ممتاز کرتی ہے وہ یہ ہے کہ یہاں صبح ساڑھے سات (۷) سے رات ساڑھے سات (۷) بجے تک علاج کی یکساں سہولت میسر ہے۔ صبح عموماً ڈاکٹر ریاشا صاحب اور دوپہر کے بعد شام تک ڈاکٹر حامد محمود خان علاج کے لئے موجود ہوتے ہیں۔ خصوصاً دفاتر میں کام کرنے والے کارکنوں اور دیگر افراد اور سکول و کالج جانے والے طالب علموں کے لئے اس سہولت کے بہت فائدے ہیں کیونکہ عام طور پر علاج کے لئے ہسپتال آنا ہو تو دفاتر سے رخصت لینی پڑتی ہے اور بچوں کو سکول غیر حاضر کروانا پڑتا ہے۔ اس سے ہرج واقع ہوتا ہے۔ بعد دوپہر سے ساڑھے سات (۷) بجے شام تک علاج کی سہولت ایک غیر معمولی فائدہ ہے۔ اہل ربوہ اور اطراف کے لوگوں کو اس سہولت سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ: ۱۰ ؍ اکتوبر۔ گرمی کم ہو رہی ہے اور سردی دبے پاؤں آ رہی ہے۔

○ سندھ میں بلدیاتی ادارے توڑے جانے کے بعد سیاسی افراد کو ایڈمنسٹریٹر مقرر کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ بااثر سیاسی شخصیات نے ایڈمنسٹریٹر بننے کے لئے تگ و دو شروع کر دی ہے حکمران جماعت مسلم لیگ کے علاوہ پی ڈی اے سے تعلق رکھنے والے افراد بھی میدان میں آ گئے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ سندھ سے فوج کی واپسی کے اعلان نے نئی بحث چھیڑ دی ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے نہ حکومت خود حالات بہتر بناتی ہے۔ اور نہ فوج کو بنانے دیتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ فوج نے نئے قسم کا احترام حاصل کر لیا ہے۔ جو ضیاء کے دور میں نہیں تھا۔

○ انٹر سروسز پبلک ریلیشنز کے ڈائریکٹر میجر جنرل جہانگیر نصر اللہ نے کہا ہے کہ پاک فوج نے سندھ میں آپریشن کلین اپ کا کام مکمل کر لیا ہے۔ اسے جو ٹارگٹ دیا گیا تھا وہ پورا ہو گیا ہے۔ تاہم فوج اب اس وقت واپس جائے گی جب حکومت اسے واپس آنے کو کہے گی۔

○ ایک اخبار نے خبر دی ہے کہ کراچی میں دہشت گردی اور لوٹ مار کے واقعات پر مکمل قابو پانے کے لئے کراچی پولیس کو فوج کے ماتحت کر دینے کا انکشاف ہوا ہے۔

○ وفاقی وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ سندھ آپریشن پر حکومت اور فوج میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

○ سابق نگران وزیر اعظم مسٹر غلام مصطفیٰ جتوئی نے کہا ہے کہ نوشتۂ دیوار نہ پڑھنے والے مارشل لاء کے ذمہ دار ہوں گے۔ ہمارا ٹارگٹ صرف موجودہ حکومت کا خاتمہ ہے۔

○ خیال ظاہر کیا گیا ہے کہ موٹر وے پر ہر کار کو ڈیڑھ سو روپے اور ہر ٹرک کو ۲۰۰ روپے کا ٹیکس دینا پڑیگا۔

○ معروف روزنامہ گلف نیوز نے لکھا ہے کہ بے نظیر بھٹو انتہائی خاموشی سے فوج کے ساتھ دوبارہ تعلقات جوڑ رہی ہیں۔

○ کابل میں ایک بار پھر شدید خونریزی کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ حکومتی فوج اور ملیشیا نے جنگ کی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ صدر ربانی کی حکومت نے کابل میں موجود ملیشیا گروپوں کو ۱۱ ؍ اکتوبر تک شہر چھوڑنے کی ڈیڈ لائن دے رکھی ہے۔ لیکن ملیشیا کی واپسی کے آثار نظر نہیں آ رہے۔ افغان وزارت دفاع نے ملیشیا کو نکالنے کے لئے طاقت کے استعمال کا فیصلہ کر لیا ہے۔

○ ایم کیو ایم کے چیئرمین مسٹر عظیم احمد طارق نے کراچی اور حیدر آباد میں ایم کیو ایم کے کارکنوں رہنماؤں اور بے قصور مہاجروں کے گھروں پر چھاپوں اور گرفتاریوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ قانون کے محافظ ہی قانون کی دھجیاں اڑا رہے ہیں۔

○ مؤقر ذرائع کے مطابق سندھ میں فوج کو آرٹیکل نمبر ۲۴۵ کا اختیار دینے پر غور کیا جا رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ فوج اپنے موجودہ اختیارات کے تحت جو زیادہ سے زیادہ کارروائی کر سکتی تھی وہ کر چکی ہے۔ موجودہ اختیارات کے تحت صوبے میں مزید قیام سود مند نہیں ہوگا۔ وفاقی اور صوبائی حکومتیں بلدیاتی انتخابات اور متوقع ضمنی انتخابات کے دوران فوج کی موجودگی چاہتی ہیں۔

○ پشاور میں مسلسل ۷ گھنٹے بجلی بند رہنے سے نظام زندگی درہم برہم ہو کر رہ گیا۔

○ قومی اسمبلی کے اقلیتی رکن اسمبلی مسٹر بے سالک نے ۳۱ ؍ کی بجائے ۲۸ ؍ اکتوبر کو مستعفی ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس استعفے کا فنڈز سے کوئی تعلق نہیں یہ وزیر اعظم کی اقلیتوں کے بارے میں بے حسی کے خلاف ہے۔

○ وزیر اعظم نے موٹر وے کی تعمیر کی مدت بڑھانے سے انکار کرتے ہوئے وزارت مواصلات کو سختی سے ہدایت کی ہے کہ تمام کام ۱۹۹۴ء کے آخر تک مکمل کر لیا جائے۔

ہر قسم کا کاغذ، بکس بورڈ، گتہ بارعایت خریدنے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

مقبول پیپر مارٹ

۲۲، ذوالقرنین چیمبرز گنپت روڈ لاہور
دفتر فون نمبرز ۲۲۳۲۸۰ - ۲۲۳۶۹۰
فون گھر ۲۳۳۶۳۰ ۔ ۸۵۸۹۱۱ / ۸۵۸۴۴۱

پروپرائیٹر: ملک عبداللطیف ستکوہی 9/C-1 ماڈل ٹاؤن لاہور

وارئیر کیمیکل کمپنی کی معیاری مصنوعات

اپنے پیارے گھر اور ماحول کو مضر صحت جراثیموں اور کیڑے مکوڑوں سے پاک کرنے کے لئے نیز اپنے فرنیچر اور لکڑی کی چھتوں اور دروازوں کو دیمک اور دوسرے کیڑوں سے بچانے کے لئے وارئیر کی مجربہ مصنوعات استعمال کریں۔ اللہ نے چاہا تو ہم اپنی مصنوعات کے اعلیٰ ظرف خریداروں کی توقع پر پورا اتریں گے۔

وارئیر کی معیاری مصنوعات

○ وارئیر فینائل ○ وارئیر آئل سپرے
○ وارئیر انسکٹ کیلر پوڈر ○ وارئیر انٹی ٹرمائیٹ

مندرجہ بالا مصنوعات کے علاوہ وارئیر کیمیکل کمپنی نے بفضل تعالیٰ جدید تحقیق کے بعد کپڑے دھونے والا صابن "بھائی سوپ" بنایا ہے جو کہ معیار میں اعلیٰ ..... مقدار میں پورا

کرے ایک وقت میں تین کام

دھوئے بھی ــــ چمکائے بھی ــــ کپڑوں کو مہکائے بھی

"بھائی سوپ"

وارئیر کیمیکل کمپنی (رجسٹرڈ) پاکستان (فیصل آباد)

اکسیر معدہ

پیٹ درد، بدہضمی، بھوک نہ لگنا، دائمی قبض، دست، کھٹے ڈکار، نفخ، متلی اور ہیضہ کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے۔ قبض کی عادت کو دور کرتا ہے۔ عام استعمال کی بے نظیر چیز ہے۔ اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔ قیمت ۶/-، ۱۲/-، ۲۴/- روپے

خورشید یونانی دواخانہ
گولبازار۔ ربوہ

ضرورت ہے

۱۔ آفس ورک کیلئے آدمی (عمر ۲۵ تا ۳۵ سال)
۲۔ آٹو ربڑ پارٹس اور ویلڈنگ کا کام سیکھنے کے لئے لڑکے۔ دوران ٹریننگ وظیفہ بھی دیا جائے گا (رہائش مفت ہوگی) دیہاتی لڑکوں کو اولیت دی جائے گی۔

میاں بھائی ۱۰۔ ایمنٹگمری روڈ۔ لاہور
فون نمبر ۲۲۳۳۷۳ - ۲۲۳۳۷۲

پتہ